روزنامہ سالار بنگلورو
ಸಾಲಾರ್ ದಿನ ಪತ್ರಿಕೆ ಬೆಂಗಳೂರು
SALAR
DAILY BENGALURU

انسان رخی طرز فکر

مولانا وحید الدین خان

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک واقعہ حدیث کی کتابوں میں ان الفاظ میں آیا ہے: (صحیح البخاری، حدیث نمبر 1312) کہ سہل بن حنیف اور قیس بن سعد رضی اللہ عنہما قادسیہ میں ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں کچھ لوگ ادھر سے ایک جنازہ لے کر گزرے تو یہ دونوں کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے کہا کہ جنازہ تو ذمیوں کا ہے (جو غیر مسلم ہیں)۔ اس پر انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اسی طرح سے ایک جنازہ گزرا تھا۔ آپ اس کیلئے کھڑے ہو گئے۔ پھر آپ سے کہا گیا کہ یہ تو یہودی کا جنازہ تھا۔ آپ نے فرمایا کیا وہ انسان نہیں؟

اس حدیث سے ایک اہم بات معلوم ہوتی ہے۔ اور وہ سماجی دانش مندی (social wisdom) ہے۔ سماج یا انسانی اجتماع ہمیشہ مختلف قسم کے انسانوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ اس بنا پر یہ ممکن ہوتا ہے کہ لوگوں میں اختلافات پیدا ہو جائیں۔ لوگ کسی کو اپنا دشمن سمجھیں، اور کسی کو دوست، لوگ کسی کو اپنا سمجھیں اور کسی کو غیر، کسی کے بارے میں وہ مثبت ہوں اور کسی کے بارے میں منفی۔ یہ کلچر پورے سماج کو ابدی طور پر غیر معتدل سماج بنا دیتا ہے۔

اس لیے اس طرح کی صورت حال کا بہترین حل یہ ہے کہ ہر انسان کو انسان سمجھا جائے۔ ہر انسان کے بارے میں انسان رخی رویہ اختیار کیا جائے۔ ہر انسان کو اپنے جیسا انسان سمجھا جائے۔ اختلاف کے باوجود ایک دوسرے کی عزت (mutual respect) کا طریقہ اختیار کیا جائے۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے عمل سے اس کا نمونہ قائم کیا۔ جیسا کہ معلوم ہے مدینہ ایک مختلف مذاہب کا معاشرہ تھا۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے یہ ماڈل قائم کیا کہ ہر ایک انسان کے ساتھ یکساں طور پر عزت کا معاملہ کرنا۔ ہر انسان کو یکساں طور پر ایک ہی خالق کا پیدا کیا ہوا انسان سمجھنا۔ یکساں طور پر ہر ایک سے باعزت سلوک کا معاملہ صرف اخلاقی بات نہیں۔ اس کا تعلق براہ راست طور پر انسان کی ترقی سے ہے۔ ایسے ماحول میں سماج کا ہر فرد ایک دوسرے کا خیر خواہ ہوگا۔ ہر انسان قابل پیشین گوئی کردار (Predictable character) کا مالک ہوگا۔ ہر انسان کو یہ موقع ہوگا کہ وہ خود بھی ترقی کرے، اور دوسروں کو بھی ترقی کا موقع دے۔ اس کے برعکس، اگر لوگ اس احساس میں جئیں کہ فلاں شخص ان کا اپنا ہے، اور فلاں شخص ان کا غیر۔ تو ایسے سماج کا ہر فرد اپنی سوچ کے اعتبار سے غیر معتدل ہو جائے گا۔ وہ خود بھی سماج کا ایک پرابلم ممبر (memberproblem) بنا رہے گا، اور دوسروں کو بھی بلا اعلان یہ دعوت دے گا کہ تم بھی سماج کے پرابلم ممبر بن جاؤ۔

میں ناکامی کی وجہ سے اسکول کالج میں داخلہ نہیں مل پاتا وہ آن لائن تعلیم کے ذریعہ اپنے خوابوں کو پورا کر سکتے ہیں۔ نئی تعلیمی پالیسی 2020 میں علم و ہنر میں تال میل بٹھانے، مجموعی اندراج کو پچاس فیصد سے زیادہ پہنچانے، مضامین کی قید کو ختم کرنے اور معیاری تعلیم کو فروغ دینے پر زور دیا گیا ہے۔

اچھی بات یہ ہے کہ وزیر اعظم کا پچاس لاکھ اسکولوں اور پچاس ہزار سے زیادہ اعلی تعلیمی اداروں کو ڈیجیٹل بنانے کا منصوبہ ہے۔ کروڑوں شہریوں کو تعلیم یافتہ بنانے میں یہ بڑا قدم ثابت ہوگا۔ آن لائن تعلیم کو فروغ دے کر ہم دنیا کے سامنے مثال پیش کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے آن لائن تعلیم کے چیلنج کو قبول کرتے ہوئے تکنیکی ڈھانچے کو مضبوط کرنا ہوگا۔ ساتھ ہی تمام ضروری تیاریوں کو پورا کرنے پر خاص توجہ دینی ہوگی کیونکہ اس کے بغیر آن لائن تعلیم کا خواب پورا نہیں ہو سکتا۔